بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا　Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 / مارچ 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے حالات زندگی کے ذکر میں مانعینِ زکوٰۃ کے بارے میں تاریخ طبری میں بیان ہوا ہے کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے طلیحہ بن خویلد کے ہاتھ پر اکٹھے ہونے والے اسد، غطفان اور طے قبائل جبکہ فزارہ، ثعلبہ بن سعد، مرہ، عبس، بنو کنانہ، ذوالقصہ، لیث، دیل اور مدلج قبائل کے وفود مدینہ آئے اور حضرت عباسؓ کے علاوہ دیگر عمائدین مدینہ کے ہاں فروکش ہوئے۔ پھر وہ ان کا ایک وفد بنا کر حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں اس شرط پر لے کر گئے کہ وہ نماز پڑھتے رہیں گے مگر زکوٰۃ نہ دیں گے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ اگر یہ اونٹ باندھنے کی رسّی بھی نہ دیں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔ ان وفود نے جب آپؓ کا عزم دیکھا تو مدینہ سے واپس ہو گئے۔

ایک سیرت نگار لکھتے ہیں کہ مدینہ سے جاتے وقت دو باتیں ان وفود کے ذہن میں تھیں۔ نمبر ایک یہ کہ منع زکوٰۃ کے سلسلہ میں خلیفہ کی اپنی رائے اور عزم سے پیچھے ہٹنے کی کوئی امید نہیں۔ نمبر دو۔ اُن کا زعم تھا کہ مسلمانوں کی کمزوری اور قلت تعداد کو غنیمت جانتے ہوئے مدینہ پر ایسا زوردار حملہ کیا جائے جس سے اسلامی حکومت گر جائے۔ حضرت ابو بکرؓ بھی غافل نہ تھے۔ انہوں نے مدینہ کے تمام ناکوں پر باقاعدہ پہرے متعین کر دیے۔ صرف تین راتیں گزری تھیں کہ منکرین زکوٰۃ نے رات ہوتے ہی مدینہ پر حملہ کر دیا لیکن مسلمانوں نے دشمن کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ مدینہ سے چالیس میل کے فاصلے پر ذو القصہ مقام پر موجود حملہ آوروں کے ساتھی اُن کی مدد کو آئے۔ اس دوران حضرت ابو بکرؓ بھی اپنی فوج کی تیاری میں مصروف رہے۔ رات کے پچھلے پہر شدید لڑائی ہوئی اور صبح ہونے سے پہلے ہی منکرین نے شکست کھا کر راہِ فرار اختیار کی۔ یہ پہلی فتح تھی جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو

دی۔ایک مصنف اس جنگ کو غزوہ بدر سے مشابہت دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس موقع پر ابو بکرؓ نے ایمان ویقین اور عزم وثبات کا جو مظاہرہ کیا اس سے مسلمانوں کے دل میں عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی یاد تازہ ہوگئی۔ جس طرح جنگ بدر دُوررَس نتائج کی حامل تھی اسی طرح اس جنگ میں بھی مسلمانوں کی فتح نے اسلام کے مستقبل پر گہرا اثر ڈالا۔

بنو ذبیان، بنو عبس اور دیگر قبائل نے اس شکست کی وجہ سے غیض وغضب میں آکر اپنے ہاں موجود مسلمانوں پر اچانک حملہ کر کے ان کو نہایت بے دردی سے طرح طرح کے عذاب دے کر شہید کر ڈالا۔ ان مظالم کی اطلاع پر حضرت ابو بکرؓ نے قسم کھائی کہ ہر قبیلے میں سے مسلمانوں کے قاتلوں کو بدلہ میں قتل کریں گے۔ حضرت ابو بکرؓ کی قیادت میں منکرین زکوٰۃ کے حملوں کا سدّباب ہوتے ہی دیگر متذبذب قبائل یکے بعد دیگرے اپنی زکوٰۃ لے کر مدینہ کی طرف آنے لگے۔ تاریخ طبری میں ہے کہ اس زمانے میں اس قدر صدقات مدینہ میں موصول ہوئے جو مسلمانوں کی ضرورت سے بچ گئے۔

پھر ایک مصنف شکست خوردہ قبائل کی روش کے متعلق لکھتا ہے کہ عبس، ذبیان غطفان بنی بکر اور مدینہ کے قریب بسنے والے دوسرے باغی قبائل کے لئے مناسب تھا کہ وہ اپنی ہٹ دھرمی اور بغاوت سے باز آجاتے، حضرت ابو بکرؓ کی کامل اطاعت اور ارکان اسلام کی بجاآوری کا اقرار کرتے، لیکن مسلمانوں کی دشمنی نے ان کی آنکھیں اندھی کر دی تھیں، انہوں نے اپنے وطنوں کو چھوڑ دیا اور قبیلہ بنی اسد کے نبوت کے جھوٹے دعویدار طلیحہ بن خویلد سے جا ملے۔ ان لوگوں کے پہنچ جانے سے 'طلیحہ' اور 'مسیلمہ' کی قوت وطاقت میں اضافہ ہوگیا اور یمن میں بغاوت کے شعلے زور وشور سے بھڑکنے لگے۔ یہ ہمیشہ یاد رہنا چاہئے کہ ان لوگوں نے بغاوت کی تھی اور جنگ کی تھی صرف کسی دعوے پر یا کسی کے دعوے پر یہ جنگ نہیں ہوئی تھی۔ بغاوت کا اور جو جنگ تھی اس کا بدلہ لیا جارہا تھا۔

منکرین زکوۃ پر فتح پانے اور حضرت ابو بکرؓ کی شجاعت اور عزم کا ذکر کرتے ہوئے عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد ہم اس مقام پر کھڑے تھے کہ اگر اللہ ابو بکر صدیقؓ کے ذریعہ سے ہماری مدد نہ فرماتا تو ہلاکت یقینی تھی۔ ہم سب مسلمانوں کا اتفاق کامل سے یہ خیال تھا کہ ہم زکوۃ کے اونٹوں کی خاطر دوسروں سے جنگ نہیں کریں گے اور اللہ کی عبادت میں مصروف ہوجائیں گے یہاں تک کہ ہمیں مکمل غلبہ حاصل ہوجائے لیکن ابو بکر صدیقؓ نے منکرین زکوۃ سے لڑنے کا عزم کر لیا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے تقویٰ کے مدارج بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ احمدیوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ زکوٰۃ کتنی ضروری ہے اور اس کا باقاعدہ اہتمام کرنا چاہیے۔ خدا تعالیٰ نے نماز کے بعد اس کا حکم دیا ہے۔ منصب خلافت کے ضمن میں

ایک جگہ آپؓ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکرؓ پر جب زکوٰۃ کے متعلق اعتراض ہوا کہ یہ حکم تو نبی کریم ﷺ کو ہوا تھا ۔جسے لینے کا حکم ہوا تھا وہ فوت ہو گیا۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ فوت ہو گئے مگر شریعت تو قائم ہے اور اب خلیفہ مخاطب ہے۔ پس اسی کا ہم آہنگ ہو کر میں کہتا ہوں کہ آج میں مخاطب ہوں اور یہی اصول ہمیشہ خلافت کے ساتھ رہے گا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک موقع پر یہ بھی فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد تاریخوں میں آتا ہے کہ صرف تین جگہیں ایسی رہ گئی تھیں جہاں مسجدوں میں باجماعت نماز ہوتی تھی۔ ملک کے اکثر لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا اور وہ کہتے تھے کہ رسول کریم ﷺ کے بعد کسی کا کیا حق ہے کہ وہ ہم سے زکوٰۃ مانگے۔ زکوٰۃ کے مسئلہ کے اختلاف کی وجہ سے عرب کے ہزاروں لوگ مرتد ہو گئے۔ حضرت ابو بکرؓ کو اطلاع پہنچی کہ مسیلمہ ایک لاکھ کی فوج لے کر حملہ آور ہو رہا ہے اُس وقت بعض صحابہ نے حضرت ابو بکرؓ کو مشورہ دیا کہ حالات کا تقاضا یہی ہے کہ آپؓ زکوٰۃ کا مطالبہ نہ کریں اور ان لوگوں سے صلح کر لیں لیکن حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا جب تک میں ان لوگوں کو زکوٰۃ دینے کا قائل نہ کر لوں گا ان سے کبھی صلح نہ کروں گا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: پس حقیقی ایمان کی یہی علامت ہوا کرتی ہے اور یہی ایمان اگر ہم میں ہو گا تو ہم دنیا میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچا سکیں گے اور ان شاءاللہ کامیاب ہوں گے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ اصل حقیقت یہی ہے کہ جس طرح نماز روزہ کے احکام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک ختم نہیں ہو گئے اسی طرح قومی یا ملکی نظام سے تعلق رکھنے والے احکام بھی آپؐ کی وفات کے ساتھ ختم نہیں ہو گئے اور نماز باجماعت کی طرح اِن احکام کے متعلق بھی ضروری ہے کہ ہمیشہ مسلمانوں میں آپؐ کے نائبین کے ذریعہ ان پر عمل ہوتا رہے۔

پھر ایک موقع پر حضرت مصلح موعودؓ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ میں یکدم تمام عرب مرتد ہو گیا صرف مکہ، مدینہ اور ایک چھوٹا سا قصبہ رہ گئے۔ باقی تمام مقامات کے لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور وہ لشکر لے کر مقابلہ کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ بعض جگہ تو ان کے پاس ایک ایک لاکھ کا بھی لشکر تھا۔ مگر اِدھر صرف دس ہزار کا ایک لشکر تھا جسے اپنی وفات کے قریب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُسامہؓ کی سربراہی میں رومی علاقہ پر حملہ کرنے کے لیے تیار کیا تھا۔ باقی لوگ جو رہ گئے تھے وہ کمزور، بڈھے اور گنتی کے چند نوجوان تھے۔ یہ حالات دیکھ کر اکابر صحابہ کے ایک وفد نے حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ بغاوت فرو ہونے تک اس لشکر کو روک لیا جائے۔ حضرت ابو بکرؓ نے نہایت غصہ کی حالت میں فرمایا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابو قحافہ کا بیٹا سب سے پہلا کام یہ کرے کہ جس لشکر کو روانہ کرنے کا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا اُسے روک لے۔ آپؓ نے کہا میں اِس لشکر کو ضرور روانہ کروں گا۔ اگر تم دشمن کی فوجوں سے ڈرتے ہو تو بے شک میرا ساتھ چھوڑ دو۔ میں اکیلا تمام دشمن کا مقابلہ کروں گا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا کی صداقت کا بڑا ثبوت ہے۔ یعنی وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ یعنی خلافت پہ قائم ہونے والے یا خلافت کے ساتھ رہنے والے۔ اور یہ وہ حالت ہے جو خلافت کے نظام کے ساتھ جاری ہے اور جاری رہے گی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت ابو بکرؓ کے فیصلہ کے زبردست نتائج پیدا ہونے کے بارے میں لکھا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے صحابہ کی مرضی کے خلاف حضرت اُسامہ بن زیدؓ کے لشکر کو روانہ کر دیا جو چالیس دن بعد فاتحانہ شان سے مدینہ واپس آیا اور خدا کی نصرت اور فتح کو نازل ہوتے سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے جھوٹے مدعیان کے فتنہ کو کچل کر رکھ دیا اور یہ فتنہ بالکل ملیامیٹ ہو گیا۔ بعد ازاں یہی حال مرتدین کا ہوا۔ پھر اختلاف کرنے والے صحابہ کو جو کہتے تھے کہ توحید اور رسالت کا اقرار کرنے والے منکرین زکوٰة پر کس طرح سے تلوار اٹھائی جاسکتی ہے حضرت ابو بکرؓ نے نہایت جرأت سے کام لیتے ہوئے فرمایا کہ اگر آج زکوٰة نہ دینے کی اجازت دے دی تو آہستہ آہستہ لوگ نماز روزے کو بھی چھوڑ بیٹھیں گے اور اسلام محض نام کا رہ جائے گا۔ الغرض ایسے حالات میں حضرت ابو بکرؓ نے منکرین زکوٰة کا مقابلہ کیا اور انجام یہی تھا کہ اس میدان میں بھی آپؓ کو فتح اور نصرت حاصل ہوئی اور اور تمام بگڑے ہوئے لوگ راہِ حق کی طرف لوٹ آئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ابھی یہ سلسلہ چل رہا ہے ان شاء اللہ آئندہ ذکر کروں گا۔

حضور انور نے بعد ازاں ایک دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کل دنیا کے حالات کے لیے دعائیں کرتے رہیں ان میں کمی نہ کریں۔ خاص طور پر یہ دعا کریں کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے لگ جائے۔ یہی ایک حل ہے دنیا کو تباہی سے بچانے کا۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ہماری دعائیں بھی قبول فرمائے۔

حضور انور نے آخر میں مکرم و محترم مولانا مبارک نذیر صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ و مبلغ انچارج کینیڈا کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے ان کی جماعتی خدمات کا بھی تفصیلی تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کا نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ